تو لاکھ نامہرباں ہے لیکن میں ایسا محسوس کر رہا ہوں
تمام دنیا میں جیسے کوئی ترے سوا آسرا نہیں ہے

غمِ محبت سے دور ہٹ کر بھی سینکڑوں مشکلیں ہیں لیکن
وہ آنسوؤں میں نمک نہیں ہے وہ تلخیوں میں مزا نہیں ہے

مری محبت عقیدتوں میں پرستشوں کی حدوں سے گذری
مگر وہ یوں بے نیاز مجھ سے کہ جیسے میرا خدا نہیں ہے

حسین چہروں کی آڑ لیکر جنوں کو آواز دینے والے!
نگاہ سے ماورٰی سہی تو شعور سے ماورٰی نہیں ہے

مرے مصائب نفس نفس پر ترے کرم ہی پہ مطمئن ہیں
وہ لوگ کس طرح جی رہے ہیں جنھیں ترا آسرا نہیں ہے

یہ جانتا ہوں تری نظر ہے بلند شخصیتوں کی جویا
مگر کبھی ماننا پڑیگا جو میں ہوں وہ دوسرا نہیں ہے

یہ تیرے جلوہ کو جس نے جلوہ بنا دیا تہمتیں اٹھا کر
مرا وہ ذوقِ نظر سلامت خدا کی دنیا میں کیا نہیں ہے

میں حاسدانہ مخالفت کو بصیرتوں سے پرکھ رہا ہوں
مرے مذاقِ ادب سے میرا عدو ابھی آشنا نہیں ہے

بجا کہ احسانؔ نامرادی امید کی اک سزا ہے لیکن
خدا مرے دوستوں کو رکھے کہ دشمنوں سے گلہ نہیں ہے

---

# تصحیح

برہان کی اشاعتِ گذشتہ میں صفحہ ۲۳۷ پر ساتویں رباعی میں ایک لفظ "تشہید" چھپ گیا ہے جس پر ادارۂ برہان کی طرف سے ایک نوٹ بھی لکھا گیا تھا۔ اب مولانا سیماب اکبر آبادی کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ یہ لفظ دراصل "تشیید" تھا جو ناقل کی غلطی سے تشہید لکھا گیا اور برہان میں بھی اُس کی کتابت نقل کے ہی مطابق ہوئی۔ ناظرین اس کی تصحیح کرلیں۔ اس کے علاوہ تیسری رباعی میں "نہ اٹھے" کی جگہ "نہ جھکے" اور "زبان پہ" کی بجائے "زبان پر" پڑھنا چاہیے۔

(برہان)